5

ماڈل درسی کتاب

معاشرتی علوم

جماعت پنجم

قومی نصاب 23-2022ء کے مطابق

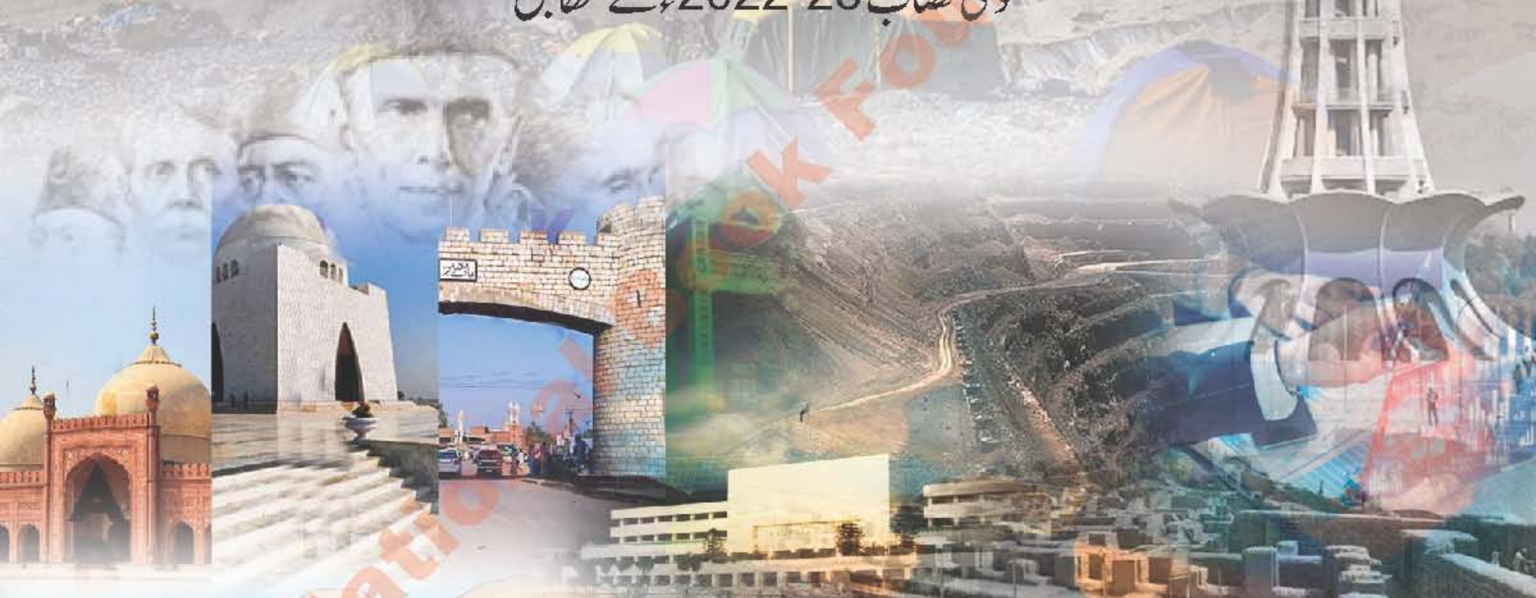

National Book Foundation

نیشنل بک فاؤنڈیشن
بطور
وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد

National Book Foundation

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قومی نصاب 23-2022ء کے مطابق

ماڈل درسی کتاب

معاشرتی علوم

(Social Studies)

جماعت پنجم

قومی نصاب کونسل

وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان

نیشنل بک فاؤنڈیشن

بطور

وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد

National Book Foundation

©2024ء نیشنل بک فاؤنڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب یا اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی شکل میں
نیشنل بک فاؤنڈیشن کی باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

ماڈل درسی کتاب: **معاشرتی علوم**
برائے جماعت پنجم

مصنفین: آصفہ فیصل، اسماء زبیر

زیرِ نگرانی

ڈاکٹر مریم چغتائی

ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل سیکرٹریٹ

وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومت پاکستان، اسلام آباد

آئی آر سی ممبران

زاہدہ عزیز وفاقی تعلیمی ادارہ جات (ایف جی ای آئی) کینٹ اینڈ گریژن ریجنل آفس چکلالہ کینٹ، محمد اسلم بحریہ کالجز اسلام آباد،
آصفہ فیصل وفاقی تعلیمی ادارہ جات (ایف جی ای آئی) کینٹ اینڈ گریژن ریجنل آفس چکلالہ کینٹ، صائمہ لطیف فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد،
طاہرہ فرظانہ آرمی پبلک سکولز اینڈ کالجز سسٹم راولپنڈی، سعدیہ کاشف آرمی پبلک سکولز اینڈ کالجز سسٹم راولپنڈی، صائمہ پذیر، مظلہ کنول فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد،

آئی پی سی ڈبلیو۔ا۔ ممبران

محمد انور ساجد، شمس الرحمان پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، خالد محمود گورنمنٹ آف سندھ، سکول ایجوکیشن اینڈ لٹریسی ڈیپارٹمنٹ، ڈاکٹر گلاب خان سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بلوچستان،
آصفہ فیصل وفاقی تعلیمی ادارہ جات (ایف جی ای آئی) کینٹ اینڈ گریژن ریجنل آفس چکلالہ کینٹ، روزینہ چنار گورنمنٹ آف سندھ، سکول ایجوکیشن اینڈ لٹریسی ڈیپارٹمنٹ،
تنویر سراج سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بلوچستان، نجیب اللہ خان سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بلوچستان، محمد حنیف، ڈائریکٹر کریکولم اینڈ ٹیچر ایجوکیشن خیبر پختون خوا ایبٹ آباد
سعدیہ اکبر، مظلہ کنول فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد،، عمر جان گورنمنٹ آف گلگت بلتستان، ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن،
زاہدہ عزیز وفاقی تعلیمی ادارہ جات (ایف جی ای آئی) کینٹ اینڈ گریژن ریجنل آفس چکلالہ کینٹ،

ڈیسک آفیسر

صائمہ عباس

انتظامیہ

نیشنل بک فاؤنڈیشن

اشاعت اول۔ طباعت اول: فروری 2024ء | صفحات: 000 | تعداد: 00000

قیمت: -/000

کوڈ: STU-0000، آئی ایس بی این: 00-0000-37-969-978

طابع: ....

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی دیگر مطبوعات کے بارے میں معلومات کے لیے رابطہ کیجیے

ویب سائٹ: www.nbf.org.pk یا فون: 051-9261125

یا ای میل: books@nbf.org.pk

National Book Foundation
TEST EDITION

پیش لفظ

نیشنل بک فاؤنڈیشن، فیڈرل سطح پر واحد ادارہ ہے جو معیاری درسی کتب کی اشاعت کرتا ہے اور بہ طور فیڈرل ٹیکسٹ بک بورڈ بھی اپنے فرائض بہ طریقِ احسن سرانجام دے رہا ہے۔

معاشرتی علوم کی یہ درسی کتاب برائے جماعت پنجم کے لیے قومی نصاب ۲۳۔ ۲۰۲۲ء کے مطابق نیشنل بک فاؤنڈیشن نے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار اساتذۂ کرام کی زیرِ نگرانی تیار کی ہے۔ ہمارے معزز مصنفین کرام نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ یہ کتاب قومی نصاب کے تمام تقاضے پورے کرے اور طلبہ کی ذہنی سطح اور معاشرتی نظام کے عین مطابق ہو۔ اُمیدِ واثق ہے ہماری یہ کوشش طلبہ اور اساتذہ کو پسند آئے گی۔ یہ کتاب معاشرتی علوم اور سائنس کے مختلف تصورات کو مدِ نظر رکھتے مرتب کی گئی ہے۔ بچوں کی دل چسپی کے پیشِ نظر اسے رنگین تصاویر اور دیدہ زیب ڈیزائن سے مزین کیا گیا ہے۔ معلومات اور تصورات کی پیش کش میں استعداد کے پیشِ نظر کتاب کی زبان سادہ اور آسان رکھنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ اسباق کو دل چسپ بنانے کے لیے حقیقی کردار بھی شامل کیے گئے ہیں۔ جدید طرز پر مرتب کردہ مشقوں اور سرگرمیوں کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ جدید نفسیاتی اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسباق کی تدریس دل چسپ انداز میں کریں اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

معاشرتی علوم کی تدریس میں جدید رجحانات اور حکمت عملیوں کو بھی روشناس کرانے کی کوشش کی گئی۔ مشقوں اور سرگرمیوں پر خاص طور سے توجہ دی گئی ہے۔ مصنفین نے تمام اسباق کو تدریسیاتی اصولوں پر وضع کیا ہے۔

معیار کی رفعت، تدریسیاتی حاصلات، ذہنی رسائی اور اسلوب کی پیروی ہمارا نصب العین ہے۔ اس ضمن میں مصنفین کی کاوشیں لائقِ تحسین ہیں۔ حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ کتاب غلطیوں سے پاک ہو۔ وزارتِ مذہبی امور کی جانب سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے جو نوٹیفکیشن جاری ہوتے رہے ہیں ان پر بھی مکمل طور پر عمل کیا گیا ہے تاہم پھر بھی آپ سے درخواست ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی قسم کی لسانی یا علمی نوعیت کی کوئی خامی نظر آئے تو ہمیں اس سے آگاہ فرمائیں تاکہ آمدہ ایڈیشن میں ان کی درستی کی جاسکے۔ اس کے لیے ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔ کسی غلطی کی نشان دہی یا اطلاع textbook@nbf.org.pk پر کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو! آمین

ڈاکٹر راجہ مظہر حمید

مینیجنگ ڈائریکٹر

فہرست

باب	عنوانات		صفحہ نمبر
اول	شہریت	(Citizenship)	01
دوم	ثقافت اور تنوع	(Culture and Diversity)	17
سوم	ریاست اور حکومت	(State and Government)	26
چہارم	تاریخ	(History)	34
پنجم	جغرافیہ	(Geography)	50
ششم	معاشیات	(Economics)	88
	فرہنگ	(Glossary)	109

National Book Foundation

باب اول

شہریت (Citizenship)

شہریت اور انسانی حقوق

(Citizenship and Human Rights)

حاصلاتِ تعلّم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اس بات کا ادراک کر سکیں کہ تمام انسانوں کو مذہبی اور نسلی تفریق سے بالاتر ہو کر مساوی حقوق حاصل ہیں۔
- اختلافِ رائے کی تعریف اور احترام کر سکیں۔
- آزادیٔ اظہار (Freedom of Speech) کی اہمیت کی وضاحت کر سکیں۔ اور مناسب طریقے سے استعمال کرنے کا مظاہرہ کر سکیں۔
- ڈیجیٹل شہری (Digital Citizen) ہونے کے اخلاقی تقاضوں کو پہچان سکیں اور آن لائن ہونے کی صورت میں اختلافِ رائے سے نمٹ سکیں۔
- امن (Peace) اور ہم آہنگی (Harmony) پیدا کرنے کے طریقے تجویز کر سکیں۔
- گھر اور اسکول میں ہونے والے تنازعات کو حل کرنے کے لیے بات چیت اور مذاکرات کی اہمیت کا مظاہرہ کر سکیں۔
- آج کی دنیا میں اپنے اور معاشرے کے روز مرہ کے آداب (Common Etiquettes) کی عکاسی کر سکیں۔

ہم میں سے ہر شخص کو کسی نہ کسی ملک کی شہریت حاصل ہوتی ہے۔ ایک شخص کی وہ قانونی حیثیت جس سے اُس کو کسی بھی ملک یا ریاست کا شہری تصور کیا جاتا ہے، شہریت کہلاتی ہے۔ ایک شہری ہونے کے ناطے ہمارے بہت سے حقوق اور ذمے داریاں ہیں۔ ہر حکومت کا اولین فرض ہے کہ وہ شہریوں کے حقوق کا تحفظ یقینی بنائے اور ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری طرح انجام دے۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- آپ کو بطور طالب علم/ خاندان کے فرد کے کون سے حقوق حاصل ہیں اور آپ کون سے فرائض ادا کرتے ہیں؟ اپنے تین حقوق اور تین فرائض کی فہرست بنائیں۔

حقوق	فرائض

National Book Foundation

ریاست کی طرف سے شہریوں کو بہت سے حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ ان حقوق کی بدولت سے شہری ایک بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔

شہریوں کے حقوق (Rights of Citizens)

شہریوں کے حقوق میں سے چند یہ ہیں:

- آزادی اور زندہ رہنے کا حق
- عزت، پُرامن اجتماع اور آزادانہ حرکت کا حق
- اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کا حق
- آزادیِ اظہار کا حق
- تعلیم کا حق
- ووٹ دینے کا حق
- تنظیم سازی اور کوئی بھی پیشہ اختیار کرنے کا حق
- صحت کی یکساں سہولت کا حق
- خوراک کی یکساں فراہمی کا حق
- ذاتی رہائش اور جائیداد کا حق

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

انسانی حقوق وہ معیار ہیں جو تمام انسانوں کے وقار کا تحفظ کرتے ہیں۔ اس میں ذات پات کی بنیاد پر کوئی 'اعلیٰ' اور 'ادنیٰ' نہیں ہے۔ ان کے تحت تمام انسان یکساں بنیادی ضروریات اور سہولیات کے حق دار ہیں۔ انسان خواہ کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو یا کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتا ہو ہر حکومت کا اولین فرض ہے کہ ان حقوق کی فراہمی یقینی بنائے۔

ان حقوق کا استعمال کرتے ہوئے ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے فرائض بخوبی انجام دے۔ ایک اچھے شہری کی حیثیت سے یہ اس کا اخلاقی اور قانونی فرض بھی ہے کہ وہ اپنے ملک کے امن اور خوشحالی کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔

شہریوں کی ذمہ داریاں (Responsibilties of Citizens)

شہریوں کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- اپنے ملک کا وفادار ہونا اور اس کا شہری ہونے پر فخر کرنا
- قوانین کا احترام اور ان کی پاسداری کرنا
- دوسروں سے اچھا سلوک رکھنا
- دوسروں کے حقوق، عقائد اور رائے کا احترام کرنا
- دیانت داری سے ٹیکس ادا کرنا
- اپنے ماحول کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانا
- وسائل مثلاً پانی، بجلی اور گیس احتیاط سے استعمال کرنا
- اپنے علم اور مہارت کا استعمال کرتے ہوئے معاشرے کے لیے فائدہ مند ثابت ہو
- وسائل کا یکساں استعمال کرنا اور روزمرّہ معاملات میں ایمان داری کا مظاہرہ کرنا نا

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک ذمہ دار شہری کی اعلیٰ مثال ہیں۔ انھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک الگ قوم اور ایک الگ پہچان دیتے ہوئے، ان کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی۔ یہ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہی کی قیادت تھی جس کے نتیجے میں 1947ء میں، پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!

کمرہ جماعت میں صفائی مہم کا دن مقرر کریں اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کمرہ جماعت کو صاف کریں۔

National Book Foundation

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

عبدالستار ایدھی

عبدالستار ایدھی نے ایک ذمے دار پاکستانی ہونے کی حیثیت سے دکھی انسانیت کی خدمت کی اور اس مقصد کے لیے فلاحی تنظیم ''ایدھی فاؤنڈیشن'' قائم کی۔ اس تنظیم نے پورے ملک میں بیماروں کے لیے کلینک اور بلڈ بینک، یتیموں اور لاوارثوں کے لیے پناہ گاہیں، معذوروں کے لیے گھر اور کئی اسکول قائم کیے نیز یہ تنظیم پوری دنیا میں قدرتی آفات اور جنگوں سے متاثرہ انسانوں کو امداد فراہم کرتی ہے۔ Covid-19 کی وباء کے دوران ایدھی فاؤنڈیشن نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ عبدالستار ایدھی کی ان خدمات پر حکومت پاکستان کی طرف سے انھیں نشانِ امتیاز سے نوازا گیا۔

ڈیجیٹل شہری (Digital/Cyber Citizen)

ایسا شہری جو سماجی اور شہری سرگرمیوں میں حصّہ لینے کے لیے انٹرنیٹ (Internet) اور دیگر ڈیجیٹل ذرائع مثلاً فیس بک (Facebook)، وٹس ایپ (WhatsApp)، انسٹاگرام (Instagram) اور ٹویٹر (Twitter) وغیرہ مؤثر استعمال کرتا ہے، ڈیجیٹل شہری کہلاتا ہے۔

National Book Foundation

ڈیجیٹل شہری کی ذمہ داریاں (Responsibilities of Digital/Cyber Citizen)

ڈیجیٹل شہری کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اپنی اور دوسروں کی حفاظت کے لیے اخلاقی اصولوں کا خاص خیال رکھے۔ آیئے! دیے ہوئے ذہنی خاکے (Mind Map) کی مدد سے ان اخلاقی اصولوں کے بارے میں جانتے ہیں۔

آن لائن ہونے کی صورت میں اختلافِ رائے سے کیسے نمٹا جائے؟ (How to Deal with Disagreement on Views when Online?)

آن لائن ہوتے ہوئے اختلاف رائے سے نمٹنے کے چند اصول درج ذیل ہیں:

- جب آپ کسی ای میل یا سوشل میڈیا پوسٹ کے بارے میں تکلیف یا ناراضگی محسوس کریں تو فوراً اس کا جواب نہ دیں۔ کچھ دیر بعد ای میل یا پوسٹ کو دوبارہ پڑھیں اور ٹھنڈے دماغ سے جواب دیں۔
- اختلافِ رائے کی صورت میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور دوسروں کی رائے کا احترام کریں۔
- اپنا رویہ مثبت رکھیں اور تنقید کو خوش دلی سے قبول کریں۔
- الزام تراشی سے گریز کریں۔
- بات چیت کے وقت مناسب زبان اور بہتر الفاظ کا استعمال کریں۔
- دلائل سے اپنی بات واضح کریں۔

خطبۂ حجۃ الوداع

دنیائے اسلام میں خطبۂ حجۃ الوداع کو بنیادی انسانی حقوق کا پہلا منشور قرار دیا جاتا ہے۔ یہ خطبہ 9 ذی الحجہ کو عرفات میں پیش کیا گیا۔
اس تاریخی خطبے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
''اے لوگو! بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔'' (مسند احمد، حدیث نمبر 22391)

National Book Foundation

مساوی حقوق (Equal Rights)

اللہ تعالیٰ نے تمام انسان برابر پیدا کیے ہیں۔ چونکہ تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کی اولاد ہیں۔ اس لیے ذات پات کی بنیاد پر کوئی اعلیٰ یا ادنیٰ نہیں ہے۔ تمام انسانوں کو بنیادی حقوق حاصل ہیں جو سب کے لیے برابر ہیں، جیسے زندگی کا حق، خوراک کا حق اور آزادی کا حق۔ یہ حقوق اقوام متحدہ (United Nations) کے منشور میں بھی درج ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
1945ء میں ایک عالمی تنظیم بنائی گئی تھی جس کا نام اقوام متحدہ ہے۔ اس کا بنیادی مقصد دنیا میں امن و انسانی حقوق کا تحفظ ہے۔

مساوی حقوق وہ معیار ہیں جو تمام انسانوں کے وقار کا تحفظ کرتے ہیں۔ کسی بھی معاشرے میں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام افراد کے مذاہب اور عقائد کا تحفظ یقینی بنائے اور انھیں آزادانہ طور پر اپنی ثقافت سے لطف اندوز ہونے، اپنے مذہب اور عقائد پر عمل کرنے اور اپنی زبان استعمال کرنے کا حق فراہم کرے۔ پاکستان میں تمام انسان یکساں بنیادی ضروریات اور سہولیات کے حق دار ہیں۔ انسان خواہ کسی بھی مذہب، رنگ، نسل، جنس یا عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی ذہنی یا جسمانی معذوری کا شکار ہوں اُن تمام افراد کو پاکستانی معاشرے میں آئین کے تحت یہ حقوق حاصل ہیں۔

اختلافِ رائے (Differences in Opinion)

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!
بنیادی انسانی حقوق کا ذہنی خاکہ (Mind Map) تیار کریں اور بات چیت کے ذریعے سے بتائیں کہ اپنی روزمرہ زندگی میں ان حقوق کو برقرار رکھنے میں کس طرح اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔

کسی معاملے پر دو یا دو سے زیادہ لوگوں کی رائے یا خیال کا مختلف ہونا اختلاف رائے کہلاتا ہے۔ ہم اپنے گھر، اسکول، محلے میں اکثر دیکھتے ہیں کہ ایک ہی معاملے پر لوگوں کی رائے مختلف ہوتی ہے۔ وہ کسی ایک بات پر متفق نہیں ہوتے۔ یہی اختلافِ رائے ہے۔

اختلافِ رائے کا احترام (Respect for difference of opinion)

اختلافِ رائے کا احترام اور قدر کرنا ایک کامیاب معاشرتی نظام کا بنیادی حصہ ہے۔ مختلف نظریات کی وجہ سے بحث و مباحثہ اور وسیع خیالات کو فروغ ملتا ہے اور پیچیدہ مسائل کا حل ممکن ہوتا ہے۔ اختلافِ رائے مختلف نظریات کو قبول کرنے، ذہنی استعداد اور تنقیدی سوچ کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ یہ ہمیں تعلیمی گفتگو کی سمت بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔

برائے اساتذہ: طلباء کو اختلافِ رائے کا تصور مثالوں کے ذریعے سے سمجھائیں اور بتائیں کہ کس طرح ایک معاشرے میں مختلف خیال یا رائے رکھنے والے لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ اختلافِ رائے سے ایک دوسرے کو سمجھنے، قبول کرنے اور برداشت کرنے سے صحت مند معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

آزادیٔ اظہار کی اہمیّت (Importance of Freedom of Speech)

انسانی حقوق کے مطابق ہر انسان کو اپنے خیالات کے اظہار کا حق حاصل ہے۔

1948ء کے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ (Universal Declerahing Human Rights) کے آرٹیکل 19 میں کہا گیا ہے:

"ہر ایک کو رائے اور اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے؛ اس حق میں کسی مداخلت کے بغیر رائے قائم کرنے اور کسی بھی میڈیا کے ذریعے سے اور کسی بھی سرحد سے قطع نظر معلومات اور نظریات کو تلاش کرنے، حاصل کرنے اور فراہم کرنے کی آزادی شامل ہے۔"

آزادیِ اظہار ایک متنوّع معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے معاشرے میں ہم آہنگی اور رواداری پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آزادیِ اظہار کسی بھی ملک میں **جمہوری نظام کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ آزادیٔ اظہار معاشرتی برائیوں سے نجات پانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ کسی بھی معاشرتی برائی کا خاتمہ اس وقت تک نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ لوگ اس کے خلاف بات نہ کریں۔ آزادیِ اظہار میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔**

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

آزادیِ اظہار کے نظریے کو انیسویں صدی کے برطانی لبرل مفکر جان اسٹورٹ مل (John Stuart Mill) نے پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ معاشرتی ترقی کا واحد راستہ یہ ہے کہ انسانوں کو آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے دیا جائے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں رعایا کو مکمل آزادی رائے حاصل تھی۔ "ایک بار ایک شخص نے کئی بار کھڑے ہو کر مخاطب کیا (اے عمرؓ! اللہ سے ڈر!) حاضرین میں سے کسی نے روکا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا (نہیں اسے کہنے دو! اگر یہ لوگ کچھ نہیں کہیں گے تو یہ بے کار ہیں اور اگر ہم ان کی بات نہ مانیں تو ہم بے کار ہیں۔"

امن اور تنازع (Peace and Conflict)

معاشرے میں چونکہ مختلف طرح کے لوگ اکٹھے رہتے ہیں تو کبھی کبھار وہ ایک دوسرے کی باتوں سے اختلاف بھی کرتے ہیں اور بعض اوقات اختلاف تنازعے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ زیادہ تر لوگ تنازعات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ امن سے رہ سکیں۔ تنازعات لمبے عرصے تک موجود رہیں تو کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپس کے تنازعات ختم کر کے امن و امان سے رہیں خواہ وہ تنازعات گھریلو سطح پر ہوں یا اسکول کی سطح پر ہوں۔

برائے اساتذہ

طلبہ کو حقوق و فرائض میں فرق سمجھائیں۔ انھیں ڈیجیٹل شہری کے اصولوں سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ ڈیجیٹل شہری اور عام شہری کے حقوق اور فرائض یکساں ہیں۔ طلبہ کو اقوام متحدہ کے قیام کا مقصد بتائیں۔ انھیں اقوامِ متحدہ کے اعلامیے/منشور Universal Declaration of Human Rights,(UDHR) کے بارے میں بتائیں۔

بات چیت اور مذاکرات کی اہمیت importance of discussion & negotiation

گھریلو سطح یا سکول کی سطح پر تنازعات ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے تعلیمی اور معاشرتی ماحول خراب ہوتا ہے۔ کسی بھی مسئلے کو بات چیت اور مذاکرات کے ذریعے سے حل کیا جاسکتا ہے۔ بات چیت کے ذریعے سے ہم بآسانی دوسروں کے نقطۂ نظر کو سمجھ سکتے ہیں اور اپنا نقطۂ نظر دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں۔ بات چیت اور مذاکرات کے وقت چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے جیسا کہ:

- بات چیت کے لیے مناسب الفاظ کا استعمال کریں۔
- دوسروں کو اپنی بات مکمل کرنے کا موقع دیں۔
- دوسروں کی بات غور سے سنیں۔
- دوسروں کے نقطۂ نظر کو سمجھیں۔

تنازعات کا حل (Resolving of Conflicts)

ذرا رکیں اور بتائیں!
Stop and Tell!
تنازع کو کس طرح کم یا ختم کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے؟

ہم درج ذیل طریقوں سے تنازعات ختم کر سکتے ہیں:

- بات کرنا کسی بھی مسئلے کے حل کی طرف پہلا قدم ہے۔ ہم اپنی سوچ اور احساسات کو مناسب الفاظ میں بیان کر کے بات چیت کا آغاز کر سکتے ہیں۔
- سب سے پہلے دوسرے شخص کی بات توجہ سے سنیں۔ اُسے بات مکمل کرنے کا موقع دیں پھر اپنا نقطۂ نظر بیان کریں۔
- دوسروں کے نقطۂ نظر کو سمجھنا سیکھیں۔ اس سے معاملات بہتر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔
- اگر تنازع خود ختم نہ کر سکیں تو کسی تیسرے فرد کو ثالث بنا کر فیصلہ کروائیں اور ثالث کا فیصلہ خوش دلی سے قبول کریں۔

امن اور ہم آہنگی کے فروغ کے طریقے (Ways of Promoting Peace and Harmony)

ہم اپنے رویوں میں بہتری لا کر تمام تنازعات اور معاملات حل کر سکتے ہیں خواہ وہ گھریلو سطح کے ہوں یا محلے کی سطح کے۔ ہم میں سے کوئی بھی لڑائی جھگڑے کو پسند نہیں کرتا۔ زیادہ تر لوگ تنازعات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ امن سے رہ سکیں۔ تنازعات لمبے عرصے تک موجود رہیں تو کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپس کے تنازعات ختم کر کے امن و امان سے رہیں۔ اختلافات کو دور کر کے اور مثبت رویے اختیار کر کے ہم اچھے انسان اور اچھے شہری ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اختلافات دور کرنے کا بہترین حل بات چیت ہے اور دوسروں کی رائے کا احترام کرنا ہے۔

امن اور ہم آہنگی
امن اور ہم آہنگی سے مراد معاشرے میں سکون اور آپس میں صلح سے رہنے کے ہیں۔

امن اور ہم آہنگی سے معاشرے کے ہر فرد پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور لوگ بھی متحد رہتے ہیں۔ لوگوں کو متحد رکھنے کے ساتھ ساتھ امن کسی بھی ملک میں خوش حالی اور ترقی کا باعث بھی ہے۔ امن اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے کچھ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

National Book Foundation

- دوسروں کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور رحم دلی سے پیش آئیں۔
- اختلافات کے باوجود دوسروں کی رائے اور نظریات کا احترام کریں۔
- غلطی کی صورت میں معذرت کر کے معاملہ حل کر لیں۔
- دوسروں کے حقوق غصب کرنے سے تعلقات میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔
- کوئی بھی معاملہ پیش آئے تو امن اور ہم آہنگی کی خاطر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے مصالحت اختیار کریں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
21 ستمبر کو پوری دنیا میں امن کا دن منایا جاتا ہے۔

روز مرہ کے آداب (Common Etiquettes)

اچھا انسان ہمیشہ آداب کا خیال رکھتا ہے۔ ہمیں بھی ان آداب کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنا لینا چاہیے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
عمومی آداب سے مراد وہ طور طریقے، طرزِ عمل اور سماجی اصول ہیں جن کی معاشرے میں رہتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ اور میل جول کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔

- جب کسی سے ملیں تو سلام کریں۔
- ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔ اچھا اخلاق اچھا انسان بناتا ہے۔
- اپنے والدین، اساتذہ اور بڑوں سے ہمیشہ عزت و احترام سے پیش آئیں۔
- چھوٹوں سے پیار کریں۔
- بڑوں اور بزرگوں کے احترام میں کھڑے ہوں۔ ان کے لیے نشست خالی کر دیں۔
- بات چیت کے دوران میں اپنی باری کا انتظار کریں۔ بات چیت کے لیے ہمیشہ نرم اور شائستہ لہجہ اپنائیں۔
- کسی کی چیز بغیر اجازت کے استعمال نہ کریں اور کسی کی چیز واپس کرتے وقت اس کا شکریہ ادا کریں۔
- مشکل وقت میں دوسروں کی مدد کریں۔
- گھر، کمرہ جماعت، اسکول، پارک، ہسپتال، وغیرہ کو ہمیشہ صاف رکھیں۔
- کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئیں۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!
گھر یا محلے میں سے اپنے پسندیدہ انسان کی خصوصیات کی فہرست بنائیں۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!
اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر تلاش کریں کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں لوگ ایک دوسرے سے ملتے وقت کون سے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ان کا کیا طریقہ کار ہوتا ہے۔ جیسے مسلمان جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو السلام علیکم کہتے ہیں اور ہاتھ ملاتے ہیں۔

National Book Foundation

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- حقوق سب کے لیے یکساں ہیں۔
- حقوق کے ساتھ ساتھ ہر شہری کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں۔
- ایک ڈیجیٹل شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ آن لائن سرگرمیوں میں حصہ لیتے وقت اخلاقی اصولوں کا خاص خیال رکھے۔
- تنازعات کو بات چیت اور مذاکرات سے ختم کیا جاسکتا ہے۔
- امن اور ہم آہنگی سے افراد اور معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

انسانی حقوق کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں

https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/

National Book Foundation

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(i) شہریت کی تعریف کریں۔

(ii) انسانی حقوق سے کیا مراد ہے؟

(iii) روزمرہ زندگی کے کوئی سے تین آداب بتائیں۔

(iv) اختلاف رائے کا احترام کیوں ضروری ہے؟

(v) ڈیجیٹل شہری سے کیا مراد ہے؟

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

(i) آزادی اظہار کی کیا اہمیت ہے؟ کیا اپنی رائے کے اظہار کی آزادی حاصل ہونی چاہیے؟

(ii) امن قائم کرنے کے کون کون سے طریقے ہیں؟ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

3۔ ایک ذمہ دار ڈیجیٹل شہری کے تین اصول اپنی کاپی میں لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1۔ اچھے شہریوں کی خصوصیات سے متعلق ذہنی خاکہ (Mind Map) بنائیں۔

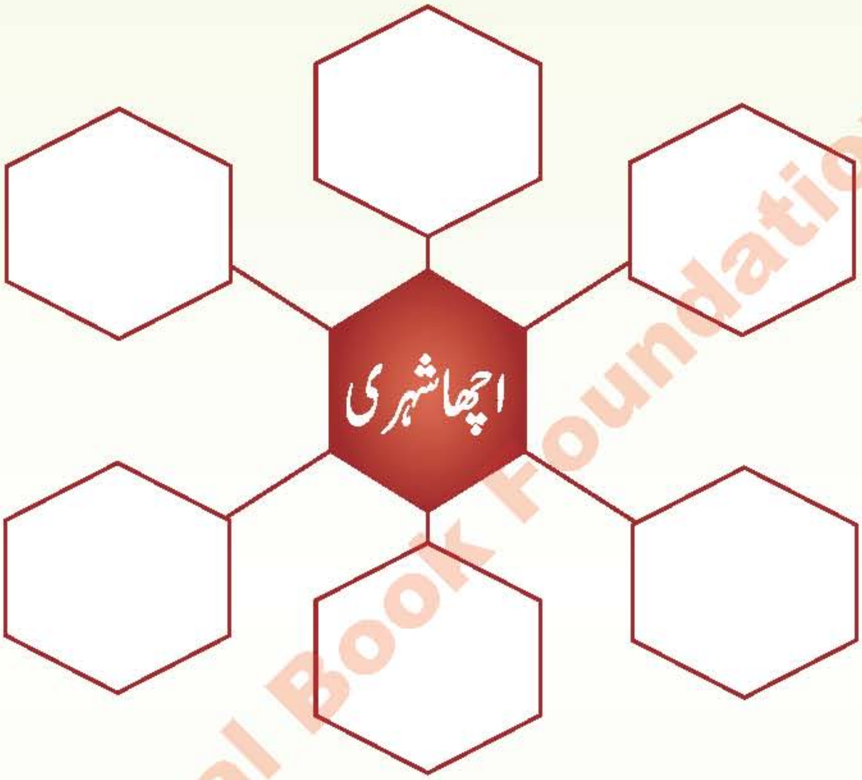

سرگرمی 2۔ اپنی ذاتی زندگی میں آپ کو کن تنازعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ ایک فہرست بنائیں۔ ان مسائل میں سے کسی ایک مسئلے کے بارے میں لکھیں کہ آپ اسے کیسے حل کر سکتے ہیں؟

سرگرمی 3۔ احمد دوستوں کے ساتھ فٹ بال کھیل کر گھر واپس آ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک آدمی کا بٹوہ اس کی جیب سے پھسل کر نیچے گر گیا ہے۔ اس نے جلدی سے جا کر وہ بٹوہ اٹھایا اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کے خیال میں اب احمد کو کیا کرنا چاہیے اور کیوں؟

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ اچھے شہری کی خصوصیات پر ذہنی خاکہ (Mind Map) بنوائیں۔ ان سے کہیں کہ اس میں وہ تمام خصوصیات درج کریں جو ایک اچھے شہری میں ہوتی ہیں۔

سرگرمی 2: طلبہ سے کمرہ جماعت، اسکول، گھر میں ہونے والے تنازعات اور جھگڑوں کی فہرست بنوائیں۔ طلبہ ان میں سے کسی ایک مسئلے کا انتخاب کریں اور اس پر ڈرامہ، رول پلے پیش کریں۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس مسئلے کے حل کے طریقے سوچیں۔ حل سوچنے کے بعد جماعت کے سامنے اپنی تجاویز پیش کریں۔ بعدازاں طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ان تجاویز کو اپنی ذاتی زندگیوں پر لاگو کر سکیں۔

National Book Foundation

ذرائع ابلاغ
(Communication)

حاصلاتِ تعلم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ماس میڈیا (Mass Media) اور سوشل میڈیا (Social Media) کا تصور بیان کر سکیں۔
- ذرائع ابلاغ (Means of Communication) کے فوائد (Advantages) اور نقصانات (Disadvantages) کی نشان دہی کر سکیں۔

ذرائع ابلاغ (Means of Communication) سے مراد ایسے ذرائع ہیں جن کے ذریعے سے ہم پیغامات، معلومات اور اطلاعات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ ماضی میں لوگ مختلف طریقوں سے اپنے پیغامات اور معلومات دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ پیغامات بھیجنے اور وصول کرنے کے لیے کبھی پرندوں کا استعمال کیا جاتا، کبھی با آواز بلند لوگوں کو خبر دی جاتی اور کبھی خط و کتابت کی جاتی۔ بادشاہوں نے ڈھول یا نقارے پر ضرب لگا کر منادی کا طریقہ اپنایا۔ ان تمام ذرائع ابلاغ سے معلومات دوسروں تک پہنچانے میں کافی وقت صرف ہوتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ذرائع ابلاغ میں انقلاب آیا اور جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہوئے آج ہم فوراً ایک دوسرے سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ میں ٹیلی فون، ٹیلی وژن، ای میل اور انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- قدیم زمانے میں لوگ پیغام رسانی کے لیے کن ذرائع کا استعمال کرتے تھے؟
- آپ کن ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہیں؟ چند ذرائع کے نام تحریر کریں۔

National Book Foundation

ابلاغ کے بہت سی اقسام ہیں:

1۔ وسیع پیمانے کے ذرائع ابلاغ

2۔ سوشل میڈیا

1۔ وسیع پیمانے کے ذرائع ابلاغ (Mass Media)

معلومات یا اطلاعات کو زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے وسیع پیمانے کے ذرائع ابلاغ استعمال ہوتے ہیں جیسا کہ اخبار، رسائل، ٹیلی وژن، ریڈیو اور انٹرنیٹ۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

عام طور پر ذرائع ابلاغ کی دو بڑی اقسام پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا ہیں۔ پرنٹ میڈیا میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جن کی مدد سے لکھ کر پیغام ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں جیسا کہ اخبار اور رسائل وغیرہ۔ الیکٹرانک میڈیا میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جس میں برقی توانائی کا استعمال کرتے ہوئے معلومات دوسروں تک پہنچائی جاتی ہے جیسا کہ ٹیلی وژن، کمپیوٹر، موبائل فون وغیرہ۔

اخبارات اور رسائل (Newspapers and Magazines)

اخبارات (Newspapers) اور رسائل (Magazines) معلومات کا اہم ذریعہ ہیں۔ مختلف خبر رساں ادارے اخبارات کے ذریعے سے تازہ ترین اطلاعات، واقعات، تجزیے اور اشتہارات عوام تک پہنچاتے ہیں۔ ان اخبارات سے قومی اور بین الاقوامی واقعات اور پالیسیوں کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔

ہمارے ملک میں اخبارات اردو، انگلش اور علاقائی زبانوں میں چھپتے ہیں۔ اخبارات کے علاوہ ہفتہ وار اور ماہانہ رسالے بھی چھپتے ہیں۔ ان رسالوں میں تعلیم، مذہب، سائنس، صنعت اور دنیا کے دیگر موضوعات کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔ ان میں دلچسپ کہانیاں، لطائف اور اشتہارات بھی چھپتے ہیں۔

ریڈیو اور ٹیلی وژن (Radio and Television)

ریڈیو (Radio) الیکٹرانک میڈیا کی ایک قسم ہے۔ ریڈیو ٹیکنالوجی میں صوتی لہروں (Sound Waves) کا استعمال کرتے ہوئے معلومات کو آواز کے ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے۔ جبکہ ٹیلی ویژن (Television) پر آواز کے ساتھ ساتھ تصویر بھی دکھائی جاتی ہے۔

ٹیلی وژن اور ریڈیو سے حالاتِ حاضرہ سے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ کاروباری، تعلیمی، تفریحی پروگراموں کے ساتھ ساتھ ڈرامہ سیریل،

برائے اساتذہ: طلبہ کو ذرائع ابلاغ اور ان کے استعمال کے بارے میں بتائیں۔ مختلف تصاویر کی مدد سے ذرائع ابلاغ کی پہچان کروائیں۔ انھیں ابلاغ کے مختلف طریقوں کے بارے میں بتائیں۔

National Book Foundation

ٹاک شو، کھیلوں کے مقابلے اور ڈاکیومنٹری پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ اس وقت پاکستان میں کئی ریڈیو اسٹیشن اور ٹیلی ویژن چینل اپنی نشریات پیش کر رہے ہیں۔ FM ریڈیو اسٹیشنز پاکستان میں بہت مقبول ہیں۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ (Computer and Internet)

کمپیوٹر (Computer) پیغام رسانی کا ذریعہ ہے۔ کمپیوٹر کے ساتھ اگر انٹرنیٹ (Internet) کی سہولت موجود ہو تو پوری دنیا سے معلومات کا حصول انتہائی آسان اور تیز ہو جاتا ہے۔ انٹرنیٹ سے مختلف کتابوں، لغات، رسائل اور اخبارات کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیقی مواد (Research Material) تک رسائی بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کی مدد سے ہم زندگی کے تمام شعبہ جات سے متعلق آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ طلبہ گھر بیٹھے دنیا بھر کی لائبریریوں سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

2۔ سوشل میڈیا (Social Media)

سوشل میڈیا (Social Media) ابلاغ کی جدید ترین شکل ہے۔ اس سے مراد ایپلیکیشنز (Applications) اور ابلاغ کے دوسرے آن لائن (Online) ذرائع ہیں جن کی مدد سے لوگوں کی بڑی تعداد کے مابین سماجی روابط قائم ہوتے ہیں۔ اس ذریعے سے لوگ مختلف ایپلیکیشنز کا استعمال کرتے ہوئے معلومات، خیالات، پیغامات اور ویڈیو پیغام ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرتے ہیں۔ ان ایپلیکیشنز میں فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، واٹس ایپ (WhatsApp)، یوٹیوب (Youtube)، بلاگز (Blogs)، لنکڈ ان (Linkedin) اور ویمیو (Vimeo) وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی مدد سے بڑی تعداد میں لوگ اشتہارات، کہانیاں اور اپنی آرا دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ موبائل فون، لیپ ٹاپ اور ٹیبلٹ نمایاں سماجی ذرائع ابلاغ ہیں۔

> **ذرا رکیں اور بتائیں!**
> **Stop and Tell!**
> آپ تعلیمی معلومات حاصل کرنے کے لیے کن ذرائع کا استعمال کرتے ہیں؟

National Book Foundation

ذرائع ابلاغ کے فوائد (Advantages of Means of Information)

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کا استعمال بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ ان ذرائع کے بہت سے فوائد ہیں۔ جیسا کہ:

- یہ تفریح کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔
- ٹیلی وژن، ریڈیو اور اخبارات کی مدد سے لوگ حالاتِ حاضرہ سے آگاہ رہتے ہیں۔
- انٹرنیٹ اور موبائل فون کے ذریعے سے مختصر وقت میں معلومات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی منتقل کیا جا سکتا ہے۔
- جدید ذرائع ابلاغ کی مدد سے تعلیم، بینک، صحت، معیشت، کاروبار اور دیگر شعبوں سے متعلق معلومات آسانی سے حاصل ہوتی ہیں۔
- یہ ذرائع عوامی مسائل کو نمایاں کر کے حکام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

1962ء میں سب سے پہلے عالمی گاؤں (Global Village) کی اصطلاح کینیڈا کے ایک (Media Theorist) مارشل میک لوہن نے اپنی کتاب میں استعمال کی تھی۔ اس کے مطابق تیز ترین ذرائع ابلاغ کے استعمال سے پوری دنیا کے حالات سے ہم ایسے باخبر رہ سکتے ہیں جس طرح ایک گاؤں میں ہمیں ہر چیز کی خبر ہوتی ہے۔

ذرائع ابلاغ کے نقصانات (Disadvantages of Means of Information)

ذرائع ابلاغ کے جہاں بہت سے فوائد ہیں، وہاں اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں جیسا کہ:

- ٹیلی وژن، کمپیوٹر اور موبائل فون کے مسلسل اور بے جا استعمال سے صحت پر منفی اثر پڑتا ہے مثلاً ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ، آنکھوں اور جلد کا متاثر ہونا وغیرہ۔
- بچے اپنا زیادہ تر وقت پڑھائی کی بجائے ٹیلی وژن یا کمپیوٹر پر کارٹون دیکھنے، گیم کھیلنے پر ضائع کرتے ہیں۔
- سوشل میڈیا ایپلیکیشنز (Applications) کے استعمال سے باہمی میل جول میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- تحقیق، تجسس اور کتب کے مطالعہ کی بجائے انٹرنیٹ کی فوری معلومات پر اکتفا کرتے ہیں۔
- کسی کے بارے میں بغیر تصدیق کیے سوشل میڈیا پر پھیلا دی جاتی ہے۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- جدید دور میں موبائل فون، ٹیلی وژن، کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ تیز ترین ذرائع ابلاغ ہیں۔
- وسیع پیمانے کے ذرائع اور سوشل میڈیا کے ذرائع، ذرائع ابلاغ کی دو بڑی قسمیں ہیں۔
- ذرائع ابلاغ کے جہاں بہت سے فائدے ہیں، وہیں ان کے نقصانات بھی ہیں۔

National Book Foundation

میرے کرنے کے کام
(Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. ذرائع ابلاغ سے کیا مراد ہے؟

ii. جدید ذرائع ابلاغ کے نام بتائیں۔

iii. انٹرنیٹ کے کوئی سے دو فوائد اور نقصانات تحریر کریں۔

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i. سوشل میڈیا سے کیا مراد ہے؟ ان کی اہمیت واضح کریں۔

ii. ریڈیو اور ٹیلی وژن اطلاعات اور معلومات پہنچانے میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

iii. وسیع پیمانے پر اطلاعات پہنچانے والے ذرائع ابلاغ کی اقسام مثالوں کے ذریعے سے بتائیں۔

3۔ اگر آپ کو اپنے علاقے کے بارے میں کوئی خاص خبر یا اطلاع لوگوں تک پہنچانی ہو تو آپ ابلاغ کے کس ذریعے کا انتخاب کریں گے اور کیوں؟

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔
https://www.britannica.com/explore/savingearth/causes-and-solutions-2

ہمارے کرنے کے کام
(Work for us to do)

سرگرمی 1۔ اپنی جماعت کا ایک تعلیمی رسالہ تیار کریں۔

سرگرمی 2۔ عوام میں معاشرتی یا ماحولیاتی مسائل سے متعلق آگاہی فراہم کرنے کے لیے پوسٹر تیار کریں۔

درخت لگائیں۔	پانی ضائع مت کریں۔	ٹریفک قوانین کی پابندی کریں۔	ماحول صاف رکھیں۔

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: طلبہ کو کمرہ جماعت کا تعلیمی رسالہ/اخبار تیار کرنے میں مدد دیں۔ اس رسالے/اخبار میں معلوماتی مضامین، اشتہارات، اداریے، اہم خبریں، لطائف، اشیا اور موسم پر رپورٹیں وغیرہ شامل کرنے میں رہنمائی کریں۔ ان سے متعلق تصاویر جمع کر کے رسالہ مکمل کریں اور بعدازاں لائبریری کے میگزین سیکشن میں رکھیں تاکہ دوسرے طلبہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

سرگرمی 2: طلبہ کو اوپر دیے ہوئے معاشرتی اور ماحولیاتی مسائل کے بارے میں بتائیں۔ انھیں گروپس میں تقسیم کریں اور ان مسائل سے متعلق معلومات اکٹھی کرنے کو کہیں۔ طلبہ کو ان مسائل سے متعلق پیغامات کے پوسٹر بنانے میں مدد کریں۔ پوسٹر تیار کرنے کے بعد مہم کے ذریعے سے دوسرے طلبہ میں معاشرتی اور ماحولیاتی شعور بیدار کریں۔

National Book Foundation

حصّہ معروضی
(Objectives)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ شہریت کہلاتی ہے:

(ا) قانونی حیثیت (ب) مذہبی حیثیت (ج) معاشی حیثیت (د) معاشرتی حیثیت

ii۔ انٹرنیٹ استعمال کرنے والا شخص کہلاتا ہے:

(ا) شہری (ب) عالمی شہری (ج) ڈیجیٹل شہری (د) عوامی شہری

iii۔ آزادیٔ اظہار کے نظریے کو کس نے پیش کیا:

(ا) گراہم بیل نے (ب) آئن سٹائن نے (ج) جان سٹورٹ مل نے (د) کارل مارکس نے

iv۔ ابلاغ کی جدید ترین شکل ہے:

(ا) پرنٹ میڈیا (ب) الیکٹرونک میڈیا (ج) سوشل میڈیا (د) سینما

v۔ خطبۂ حجۃ الوداع پیش کیا گیا:

(ا) 6ذی الحجہ (ب) 8ذی الحجہ (ج) 10ذی الحجہ (د) 9ذی الحجہ

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

i۔ انسانی حقوق تمام انسانوں کے لیے برابر نہیں ہیں۔ ☐

ii۔ آزادیٔ اظہار کے ذریعے سے ہم اپنے خیالات اور معلومات کو بول کر یا لکھ کر دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ ☐

iii۔ امن اور ہم آہنگی معاشرے کے ہر فرد پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ ☐

iv۔ لوگوں کی ذاتی معلومات کا احترام کرنا ڈیجیٹل شہری کے اخلاقی تقاضوں میں شامل نہیں۔ ☐

v۔ انٹرنیٹ پیغام رسانی کا تیز ترین ذریعہ ہے۔ ☐

3۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
دوسروں کے ساتھ ہمیشہ	معذرت کرلیں۔
تنازع کی صورت میں	نرمی اور رحم دلی سے پیش آئیں۔
ذہنی و جسمانی صحت متاثر ہونا	دوسروں کی رائے کا احترام کریں۔
اختلافات کے باوجود	موبائل فون سے

National Book Foundation

باب
دوم

ثقافت اور تنوع
(Culture and Diversity)

حاصلاتِ تعلم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ایک قوم کے لیے شمولیت (Inclusion) اور اس کے فوائد کی وضاحت کر سکیں۔
- ان طریقوں کی فہرست بنا سکیں جن کے ذریعے پاکستان کو خواتین، مذہبی و نسلی اقلیتوں اور مخلوط صلاحیت والے گروہوں کی شمولیت کے لیے مزید جامع بنایا جا سکتا ہے۔
- پاکستان کی متنوع ثقافتوں (مہمان نوازی، کھیل، واقعات) کی مشترکہ اقدار اور اصولوں کی وضاحت کر سکیں۔
- کثیر الثقافتی معاشرے کے فوائد اور اصولوں کی نشاندہی کر سکیں۔
- بین المذاہب ہم آہنگی کی وضاحت کر سکیں۔

معاشرے میں زندگی بسر کرنے کے لیے ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جب مختلف طرح کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر زندگی گزارتے ہیں تو اس سے ایک پُرامن معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ پاکستان بھی ایسا ہی معاشرہ ہے۔ یہاں مختلف رنگ اور نسل کے لوگ بستے ہیں جو باہم مل کر ایک قوم بناتے ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- پاکستان کا قومی لباس کیا ہے؟ ________________
- پاکستان میں بولی جانے والی کوئی سی چھے زبانوں کے نام لکھیں۔

National Book Foundation

معاشرے میں افراد کی شمولیت (Inclusion of Individuals in Society)

شمولیت (Inclusion) سے مراد عمر، جنس، معذوری، نسل، مذہب، معاشی تفریق کے بغیر افراد کو معاشرتی معاملات میں شامل کرنا ہے یعنی شمولیت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ معاشرے کی خواتین، اقلیتی گروہوں اور مخلوط صلاحیتوں کے حامل لوگوں، معذور یا خصوصی ضروریات کے حامل افراد کو معاشرتی سرگرمیوں میں شامل کیا جائے۔ شمولیت ایک شخص کے وقار اور تحفظ اور بہتر زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے۔

شمولیت

National Book Foundation

شمولیت کے فوائد (Benefits of Inclusion)

- معاشرے کے تمام افراد کو عمر، جنس، معذوری، نسل، مذہب اور معاشی تفریق کے بغیر معاشرتی معاملات میں شامل کرنے سے متوازن رائے کا قیام ممکن ہوتا ہے۔ جب مختلف گروہ اور افراد ثقافتی اور سماجی فرق کو سمجھتے ہوئے مل جُل کر رہتے ہیں تو۔
- اختلافِ رائے کا خاتمہ ہوتا ہے۔
- معاشرے میں امن اور ترقی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔
- رواداری کو فروغ ملتا ہے اور عدم برداشت کا خاتمہ ہوتا ہے۔
- خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے بولنے اور خیالات کا اظہار کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
- سماجی ترقی کو فروغ ملتا ہے۔
- نفسیاتی مسائل کا خاتمہ اور مثبت تبدیلی ممکن ہوتی ہے۔

شمولیت کے طریقے (Ways of Inclusion)

پاکستان کو خواتین، مذہبی اور نسلی اقلیتوں اور مخلوط صلاحیت والے گروہوں کی شمولیت کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کے ذریعے مزید جامع بنایا جاسکتا ہے۔

- روزگار کے یکساں مواقع فراہم کیے جائیں۔
- مختلف تعلیمی اصطلاحات کے ذریعے تعلیم کے لیے برابر رسائی فراہم کی جائے۔
- صحت کی یکساں سہولیات فراہم کی جائیں۔
- حکومتی اور سیاسی معاملات میں شامل کیا جائے۔
- مندرجہ بالا افراد کے لیے مضبوط قوانین اور اُن کا نفاذ ممکن بنایا جائے۔

ثقافت (Culture)

کسی جگہ کے لوگوں کا آپس میں میل جول، رسم و رواج، مذہب، زبان اور رہن سہن کے طور طریقے وہاں کی ثقافت کہلاتے ہیں۔ پاکستان کے لوگ مختلف صوبوں اور علاقوں میں رہتے ہیں اور ان علاقوں کے لحاظ سے یہ لوگ پنجابی، سندھی، بلوچ، پشتون گلگتی بلتستانی اور کشمیری کہلاتے ہیں۔ ان مختلف علاقوں میں بسنے والے ان لوگوں کی ثقافت بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

پاکستان کی متنوع ثقافتیں

پاکستان کے متنوع ثقافتوں کی مشترکہ اقدار اور اصول
(CommonValuesand Norms of Diverse Cultures of Pakistan)

پاکستان میں مختلف ثقافتیں پائی جاتی ہیں جن میں پنجابی، سندھی، بلوچ، پشتون، گلگتی اور کشمیری شامل ہیں۔ ان متنوع ثقافتوں کی بہت سی اقدار اور رسومات مشترکہ ہیں جو درج ذیل ہیں۔

National Book Foundation

مہمان نوازی (Hospitality)

پاکستانی ثقافتوں میں مہمان نوازی مشترکہ خصوصیت ہے۔ تمام ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بہت ملنسار اور مہمان نواز ہیں جب ان کے ہاں کوئی مہمان آتا ہے تو بے حد خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور اس کا پرتپاک استقبال کرتے ہیں۔ پاکستانی قوم اپنی مہمان نوازی کے لیے دُنیا بھر میں مشہور ہے۔ جس کا تجربہ بہت سے غیر ملکی سیاح بھی کرتے ہیں۔ ثقافتی اقدار کی وجہ سے پاکستان کے لوگ دوسروں کو عزت دینے کے طریقے سے بخوبی واقف ہیں۔

کھیل (Sports)

پاکستانی کی متنوع ثقافتوں میں کھیل کو بہت اہمیت حاصل ہے، ہاکی، فٹ بال، کرکٹ، سکواش، پولو اور کبڈی ہمارے ثقافتی کھیل ہیں۔ دیگر شعبوں کی طرح کھیل بھی پاکستانی ثقافت کی پہچان ہے ان کھیلوں کے مقابلے ضلعی، صوبائی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر منعقد کرائے جاتے ہیں۔ پاکستان مرد و خواتین کھلاڑی بہت سے قومی اور بین الاقوامی کھیلوں میں حصہ لے کر پاکستان کا نام روشن کر رہے ہیں۔ ملک کے ہر علاقے کے اپنے روایتی کھیل بھی ہیں جو نہ صرف مقامی لوگوں کو جسمانی طور پر صحت مند اور تندرست رکھتے ہیں بلکہ ان کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت بھی ہوتی ہے۔ ان روایتی کھیلوں میں کبڈی بہت مشہور ہے۔ پاکستان کے رستم زماں گاما جیسے پہلوانوں نے کبڈی میں پاکستان کا نام دُنیا بھر میں روشن کیا۔ شمالی علاقوں میں پولو کا کھیل بہت مشہور ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

کھیل اور سیاحت کا کنٹرول پاکستان سپورٹس بورڈ کے پاس ہے۔ یہ ۳۹ کھیلوں کی فیڈریشن کو کنٹرول کرتا ہے

ہاکی

فٹ بال

اسکوائش

کرکٹ

کبڈی

پولو

واقعات (Events)

انسان ایسے گروہوں میں رہنا پسند کرتا ہے جن کی ثقافت ان کے آباؤاجداد کے کارناموں کی آئینہ دار ہو۔ ثقافت ایک متحرک چیز ہے۔ اس میں تبدیلیاں آتی رہتی ہے ہر ثقافت کی اپنی تاریخ ہے اور اس کو سمجھنے کے لیے تاریخی واقعات کو سمجھنا ضروری ہے۔

میلے اور تہوار قومی ثقافت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ یہ لوگوں کو نہ صرف تفریح فراہم کرتے ہیں بلکہ ان کے باہمی میل جول اور روابط میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں بہت سے مذہبی، قومی اور علاقائی تہوار منائے جاتے ہیں۔ عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ)، مسلمانوں کے بڑے مذہبی تہوار ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے مذاہب کے لوگ کرسمس، بیساکھی اور دیوالی وغیرہ کے تہوار مناتے ہیں۔

عید کا تہوار

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

۱۴ اگست کو ہمارے پیارے ملک پاکستان کی آزادی کا دن منایا جاتا ہے۔ اس دن پورے ملک میں چھٹی ہوتی ہے۔ لوگ عمارتوں کو پاکستان کے جھنڈے اور روشنیوں سے سجاتے ہیں۔

برائے اساتذہ: ثقافتی دن منانے میں طلبہ کی مدد کریں اور پاکستان کی متنوع ثقافتوں کی مشترکہ اقدار اور اصولوں کو اُجاگر کرنے کے لیے ٹیبلو پیش کرنے کو کہیں۔

National Book Foundation

اسی طرح ملک بھر میں آزادی کا دن، قراردادِ پاکستان کی منظوری کا دن اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کا دن بھی قومی تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ 23 مارچ اور یومِ آزادی پر لوگ اپنے گھروں کو پاکستانی پرچم سے سجاتے ہیں۔

جشنِ آزادی

مذہبی ہم آہنگی (Interfaith Harmony)

بین المذاہب ہم آہنگی سے مراد مخلوط معاشرے میں رہتے ہوئے دوسروں کے عقیدے کو برداشت کرنا اور دوسروں کے لیے محبت کا جذبہ رکھنا ہے۔ پاکستان میں مسلمانوں کے علاوہ مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ ان میں ہندو، مسیحی، بدھ، پارسی اور سکھ شامل ہیں۔ یہاں مسلمان اکثریت میں ہیں جبکہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ اقلیت میں ہیں۔ پاکستان میں اقلیتوں کو بھی آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے مکمل حقوق حاصل ہیں۔ اس کا اظہار قومی پرچم میں موجود سفید رنگ سے ہوتا ہے جو اقلیتوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ پاکستان میں اقلیتیں آزادی سے زندگی گزارتے ہوئے اپنے عقائد اور رسم و رواج پر عمل کرتی ہیں اور تہوار مناتی ہیں۔ آیئے! مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے تہواروں کے بارے میں جانتے ہیں۔

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مختلف گروپس میں اکٹھے ہوں۔ ہر گروپ پاکستان کی ثقافت سے متعلق ایک چارٹ بنائے۔ اس پر صوبوں اور مختلف خطوں سے متعلقہ لباس، پکوانوں اور میلوں کی تصاویر چسپاں کرے۔

کرسمس مسیحیوں کا تہوار ہے جو 25 دسمبر کو منایا جاتا ہے۔ جسے وہ انتہائی جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ اس موقع پر وہ اپنے گرجا گھر سجاتے ہیں۔ مذہبی تقریبات ادا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیتے ہیں۔

اسی طرح سکھ اپنے نئے سال کا آغاز بیساکھی مناتے ہوئے کرتے ہیں۔ مذہبی گیت گاتے ہیں۔ موم بتیاں روشن کرتے ہیں اور مختلف رسومات ادا کرتے ہیں۔ ہندو دیوالی مناتے ہیں۔ اس تہوار پر نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ گھروں کے اندر اور باہر چراغ اور دیے جلاتے ہیں۔ دعوتیں کرتے ہیں اور آپس میں تحائف کا تبادلہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندو رنگوں کا تہوار ہولی بھی مناتے ہیں۔

مذہبی ہم آہنگی

کثیر الثقافتی معاشرے کے فوائد (Advantages of a Multicultural Society)

ہم ایک کثیر الثقافتی ملک میں رہتے ہیں۔ یہاں مختلف ثقافتی گروہ آباد ہیں۔ ہر گروہ کی ثقافت دوسرے سے مختلف اور منفرد ہے۔ کثیر الثقافتی معاشرے کے بہت سے فوائد ہیں۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!
پاکستان کے مختلف علاقوں میں پہنے جانے والے ملبوسات اور پکوانوں کی تصاویر جمع کریں۔ ان تصاویر کو ایک چارٹ پیپر پر چسپاں کر کے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

- مختلف ثقافتی گروہ جب مل جل کر رہتے ہیں تو اس سے معاشرے میں امن، بھائی چارے اور رواداری کی فضا قائم ہوتی ہے اور معاشرہ خوشحال ہوتا ہے۔
- لوگ ایک دوسرے کے ثقافتی فرق (Cultural Difference) کو سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کا احترام کرنا سیکھتے ہیں۔
- کثیر الثقافتی معاشرے میں مختلف پسِ منظر اور تجربات رکھنے والے لوگ شامل ہوتے ہیں جو مسائل کو تخلیقی انداز سے حل کرتے ہیں۔
- مختلف قسم کے لباس، پکوان، کھیلوں اور فنون کے امتزاج سے رسم و رواج اور ثقافت میں نمایاں تبدیلیاں اور نت نئے انداز سامنے آتے ہیں۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- مذہبی ہم آہنگی مخلوط معاشرے میں رہتے ہوئے دوسروں کو عقیدے کو برداشت کرنا اور دوسروں کے لیے محبت کا اظہار کرنا ہے۔
- ہمارے ملک میں مختلف ثقافتی گروہ آباد ہیں جیسا کہ پنجابی، سندھی، بلوچی، پختون، سرائیکی، گلگتی بلتستانی اور کشمیری وغیرہ۔
- پاکستان کے تمام ثقافتی گروہوں کا مخصوص طرزِ زندگی ہے۔
- کثیر الثقافتی معاشرے میں مختلف اقدار و روایات اور نظریات کو فروغ ملتا ہے۔
- شمولیت (Inclusion) سے مراد عمر، جنس، معذوری، نسل، مذہب اور معاشی تفریق کے بغیر افراد کو معاشرتی معاملات میں شامل کرنا ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ ان سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

i ثقافت سے کیا مراد ہے؟

ii پاکستان میں پائے جانے والے مختلف ثقافتی گروہوں کے نام لکھیں۔

iii مذہبی ہم آہنگی سے کیا مراد ہے؟

National Book Foundation

2۔ ان سوالوں کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

i شمولیت سے کیا مراد ہے؟ اس کے فوائد بیان کریں۔

ii ہم آہنگی سے کیا مراد ہے؟ پاکستانی معاشرے میں مذہبی ہم آہنگی کا جائزہ لیں۔

iii **دوسرے صوبوں اور علاقوں کی ثقافتوں میں آپ کو کیا چیز پسند ہے اور کیوں؟**

iv کثیر الثقافتی معاشرے سے کیا مراد ہے؟ آپ کے خیال میں کثیر الثقافتی معاشرے کے کیا فوائد ہیں؟

3۔ آپ پاکستان کے کس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں؟ اس علاقے کی چند ثقافتی خصوصیات بیان کریں۔

پنجاب | سندھ | بلوچستان | خیبر پختونخوا | گلگت، بلتستان | آزاد جموں و کشمیر

میرے علاقے کی ثقافتی خصوصیات:

____

____

____

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1۔ شمولیت (Inclusion) کے فوائد کی فہرست بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

سرگرمی 2۔ اپنے اسکول میں ثقافتی دن منائیں۔

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: طلبہ کو شمولیت کے بارے میں بتائیں۔ انھیں فوائد یاد کر کے جماعت کے سامنے پیش کرنے کو کہیں۔

سرگرمی 2: ثقافتی دن منانے میں طلبہ کی مدد کریں۔ طلبہ سے پاکستان کے ثقافتی گروہوں کے مطابق تیار ہو کر آنے اور ٹیبلو پیش کرنے کو کہیں۔

National Book Foundation

حصّہ معروضی
(Objectives)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ دوسروں کے عقائد کو برداشت کرنا اور محبت کا اظہار کرنا کہلاتا ہے:

(ا) سماجی ہم آہنگی (ب) مذہبی ہم آہنگی (ج) سیاسی ہم آہنگی (د) معاشی ہم آہنگی

ii۔ لوگوں کا آپس میں میل جول، رسم و رواج، مذہب اور رہن سہن کے طریقے کہلاتے ہیں:

(ا) ثقافت (ب) سیاست (ج) ریاست (د) معاشرت

iii۔ معاشرے میں ایک شخص کے وقار، تحفظ اور بہتر زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے:

(ا) اندراج (ب) اخراج (ج) شمولیت (د) لاتعلقی

iv۔ شمولیت سے اضافہ ہوتا ہے:

(ا) خود اعتمادی میں (ب) خود غرضی میں (ج) لالچ میں (د) بچت میں

v۔ پاکستانی پرچم میں موجود سفید رنگ نمائندگی کرتا ہے:

(ا) اکثریت کی (ب) زبانوں کی (ج) پکوانوں کی (د) اقلیت کی

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

i۔ شمولیت رواداری کو فروغ نہیں دیتی ہے۔ ☐

ii۔ ہر علاقے کے اپنے روایتی کھیل ہے۔ ☐

iii۔ مہمان نوازی پاکستانی ثقافت کا پہلو نہیں ہے۔ ☐

iv۔ پاکستان میں متنوع ثقافتیں آباد ہیں۔ ☐

v۔ ۲۳ مارچ اور یوم آزادی میں لوگ اپنے گھروں کو پاکستانی پرچم سے سجاتے ہیں۔ ☐

3۔ پاکستان کی متنوع ثقافتوں کے نام تحریر کریں۔

National Book Foundation

National Book Foundation

Approved by Government of Pakistan
Ministry of Federal Education & Professional Training
National Curriculum Council Secretariat
vide letter No. Dated:

قومی ترانہ

پاک سر زمین شاد باد! کشورِ حسین شاد باد!
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد!

پاک سر زمین کا نظام قوتِ اخوتِ عوام
قوم ، ملک ، سلطنت پائندہ تابندہ باد!
شاد باد منزلِ مراد!

پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال!

National Book Foundation

نیشنل بک فاؤنڈیشن
بطور
وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد

ISO 9001
QUALITY MANAGEMENT
ISO CERTIFIED ORGANIZATION